قمر علی عباسی

- پیدائش : جون - ۱۹۳۸ء امروہہ
- وفات : مئی - ۲۰۱۳ء نیویارک
- تصانیف : لندن لندن، دلی دور ہے، چلا مسافر سنگاپور، برطانیہ چلیں، اِک بار چلو وینس، نیل کے ساحل، بغداد زندہ باد، میکسکو کے میلے، شام تجھے سلام، ذکر جل پری کا، اور دیوار گرگئی، سنگاپور کی سیر، عُمان کے مہمان

ملکہ بلقیس کا محل

حاصلاتِ تعلّم

یہ سبق پڑھ کر طلبہ: (۱) بات درمیان سے سُن کر سیاق و سبق سمجھ اور موضوع سمجھا سکیں۔ (۲) نثر کو اوصافِ بلند خوانی (صحتِ تلفظ، لب و لہجے، رموز و اوقاف، اعتماد، زیرو بم) کے لحاظ سے پڑھ سکیں۔ (۳) ادب پڑھ کر تخلیقی صلاحیتیں پیدا کرسکیں۔ مطبوعہ و غیر مطبوعہ مواد پڑھ کر سمجھ سکیں۔ (۴) کسی ادب پارے کے حسن و قبح کا اندازہ کرسکیں۔ (۵) مختلف اسالیب کی تحریریں مرتب کرکے پیش کرسکیں۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام کا دربار سجا تھا۔ جنّ، انسان، چرند، پرند حاضر تھے۔ ان کے سر پر طوطے سایہ کیے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے دیکھا ہُدہُد غائب ہے۔

"ہُدہُد کہاں ہے ----- ؟"

کوئی جواب نہ دے سکا۔ حضرت سلیمان غصّے میں بولے:

"اس نے جان بوجھ کر دربار سے غیر حاضری کی ہے۔ سخت سزا دی جائے گی۔"

عُقاب کو حکم دیا:

"تلاش کرکے پیش کیا جائے۔"

عقاب پلک جھپکتے اُڑا، ذرا دیر میں ہُدہُد کو دربار میں پیش کیا۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام نے پوچھا:

"تو نے دربار سے غیر حاضر ہونے کی ہمت کیوں کی۔ وجہ بیان کی جائے۔"

"آپ کے لیے ایک خبر لایا ہوں۔" ہُدہُد نے کہا۔

"خبر! کیسی ----- ؟"

”میں شہرسبا گیا تھا۔“

”کیوں۔۔۔۔۔؟ وہاں کیا خبرہے ۔۔۔۔ سنا“

”آپ تخت سے آرام کرنے اُترے، میں باغ کی دیوار پر جا بیٹھا۔ وہاں ایک ہُد ہُد آیا۔ اجنبی تھا۔“ میں نے دریافت کیا۔ ”کہاں سے آیا ہے۔“ اس نے بتایا۔ ”میں شہرسبا کا رہنے والا ہوں۔ جہاں کی حکم راں ملکہ بلقیس ہے۔ اس کے تابع ۱۲ ہزار سردار ہیں۔ ہر سردار کے پاس ایک لاکھ سوار، پیادے جواں مرد ہروقت تیار رہتے ہیں۔“ مجھے یقین نہیں آیا۔ وہ بولا ”میرے ساتھ چلو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔“ ۔۔۔۔۔”میں اس کے ساتھ چلا گیا۔ وہاں بلقیس دختر نزّا جیل کو دیکھا۔ حسن و جمال میں بے مثال، عقل و فراست میں لاثانی۔ شان وشوکت میں باکمال۔ ۳۰ گز کے تخت پر بیٹھی تھی۔ جواہرات سے مرصّع چاروں پائے یاقوتِ سرخ، زمَرُّد آب دار لعل مثلِ انار اس میں جڑے تھے۔ کنواری دوشیزہ، لیکن بے دین۔“

”اس کے بے دین ہونے کا تونے کیسے جانا ۔۔۔۔“ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے پوچھا۔

”دربار کے لوگ ملکہ بلقیس کو سجدہ کرتے تھے۔ ملکہ آفتاب کے سامنے جھکتی ہے۔“ ہُدہُد بولا۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام سوچنے لگے، پھر بولے:

”تو جاکر اسے اللہ کا پیغام پہنچادے۔“

”مجھےشاہی پوشاک عطا ہو جو میری اولاد بھی استعمال کرتی رہے۔“ ہُد ہُد نے عرض کیا۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام نے ہُدہُد کو تحفہ دیا۔ اس کے سر پر تاج بنا دیا جو آج تک ہُدہُد کے سر پر نظر آتا ہے۔ اللہ نے ہُدہُد کو زمین میں پانی کی نشان دہی کی صلاحیت دی تھی، حضرت سلیمان علیہ السّلام اسے اپنے پاس رکھتے تھے۔ جب پانی کی تلاش ہوتی، یہ راہ نمائی کرتا۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام نے ملکہ بلقیس کے نام خط تیار کیا۔ ہُد ہُد اپنی چونچ میں لے کر اُڑ گیا۔

فاصلہ زیادہ تھا، وہ رُکتا، اُڑتا شہر جا پہنچا۔ قصر کے دروازے بند تھے۔ اتفاق سے ایک کھڑکی کھلی تھی۔ ہُدہُد اندر گیا ملکہ بلقیس محو خواب تھی۔ ہُدہُد نے خط رکھا اور واپس آگیا۔

ملکہ بلقیس اُٹھیں، خط دیکھ کر حیران ہوئیں۔ دوسرے دن دربار میں اپنے سرداروں سے کہا۔

”حضرت سلیمان طاقت ور بادشاہ ہیں۔ جہاں حملہ کرتے ہیں اُسے برباد کردیتے ہیں۔ ان کی طاقت کے سامنے کوئی کھڑانہیں ہو سکتا۔ حضرت سلیمان نے اللہ کا مذہب اختیار کرنے کی دعوت دی ہے۔“

درباریوں نے ایک زبان ہو کر کہا:

”ملکہ آپ صاحب عقل و فراست ہیں، شعوروآگہی رکھتی ہیں، جو فیصلہ کریں منظور ہے۔“

ملکہ نے کہا:

”میں اُنھیں تحفے بھیجوں گی اگر سچّے پیغمبر ہیں تو بے دین سے قبول نہیں کریں گے۔“

ملکہ بلقیس نے قیمتی تحفے، سات سونے چاندی کی اینٹیں، سات زربفت کے تھان بھجوائے۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام ایک ہزار وزیروں، اَن گِنت پرندوں کے ساتھ دربار کر رہے تھے۔ ہوا نے اطلاع دی، ملکہ بلقیس کے تحفے آرہے ہیں۔ حضرت سلیمان نے خادموں کو حکم دیا۔ میدان میں بنی دیوار سے سات سونے چاندی کی اینٹیں سات زربفت کے تھان لائے جائیں۔

ملکہ کے قاصد دربار میں پہنچے تو شان و شوکت دیکھ کر حیران رہ گئے۔ خیال کیا، یہ نہ سمجھا جائے دیوار سے اینٹیں ہم نے چرائی ہیں۔ تحفے کیسے پیش کریں۔ دُور سے آئے تھے ملکہ کا حکم تھا، تحفے پیش کیے۔

حضرت سلیمان نے تحفے قبول نہیں کیے۔ پیغام بھیجا۔

”اللہ نے سب کچھ دیا ہے۔ اللہ کا دین قبول کرو۔ اسی میں تمھاری بھلائی ہے۔“

ملکہ بلقیس نے تحفے واپس دیکھے، پیغام سنا تو بولیں:

”بے شک وہ نبی ہیں۔ جب تک کوئی معجزہ نہ دکھائیں میں اللہ کا دین قبول نہیں کروں گی۔“

ملکہ نے ایک سو غلام لونڈی، ایک لباس، ایک شکل کے اور کچھ پہیلیاں بھیجیں۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام اس آزمایش میں کام یاب ہوئے۔

ملکہ نے ان کی خدمت میں آنے کا قصد کیا۔ آپ نے ایک جن بھیجا معلومات حاصل کرنے۔ چند دن بعد جن لوٹ آیا۔ خبر دی ملکہ کی ماں کا تعلق جن کے قبیلے سے ہے۔ عقل میں کم ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے پانی میں مچھلیاں، مرغابیاں چھوڑ دیں اس پر شیشے کا فرش بنوایا۔

ایک جن سے ملکہ کا تخت منگوایا۔ اس کے ہیرے جواہرات کی ترتیب اور جڑاؤ بدل دی تاکہ وہ پہچان نہ سکے۔ ملکہ بلقیس صلالہ پہنچی، محل تعمیر کرایا، قیام کیا۔ لوبان خریدا، شام روانہ ہوئی۔ ملکہ دربار پہنچی تو سمجھی فرش پر پانی ہے۔ اپنا لباس اُوپر اُٹھایا۔حضرت سلیمان علیہ السّلام نے دیکھا کہ اس کی پنڈلی پر بال نہیں تھے۔

ملکہ تخت کے نزدیک آئی۔ فوراً پہچان لیا۔

”یہ میرا تخت ہے، میں جانتی ہوں۔ یہاں کیسے آیا۔“

جن کی دونوں اطلاعات غلط تھیں۔ اس کی پنڈلی پر کالے بال نہیں تھے۔ نہ بے وقوف تھی۔ اس جن کو کیا سزا ملی یہ کہیں نہیں لکھا۔ لیکن غالباً بوتل میں وہی جن ہوگا۔

ہر دور میں قاصد خادم ایسے ہوتے ہیں جو غلط خبریں اور اطلاع مالک کو پہنچاتے ہیں۔

ملکہ حضرت سلیمان علیہ السّلام سے متاثر ہوئی۔

”میں آپ کا دین قبول کرتی ہوں۔ آپ اللہ کے نبی ہیں۔“

ایک دن ملکہ نے کہا: ”آپ تخت پر آسمانوں میں اُڑتے جگہ جگہ جاتے ہیں، میں سات دریاؤں کے جزیرے میں جانا چاہتی ہوں۔ جہاں دریائی گھوڑے ہوتے ہیں۔ پروں سے ہوا میں اُڑتے ہیں۔“

حضرت سلیمان علیہ السّلام ملکہ کو لے کر اس جزیرے میں پہنچے۔ وہاں حسین جھیل تھی۔ سبزہ و گل، میوہ جات تھے۔ ملکہ نے دریائی اُڑن گھوڑوں کی فرمائش کی۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام نے حکم دیا۔

جن ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوگئے۔ ”یہ ہمارے اختیار میں نہیں۔ لیکن ایک جِن ہے جو آپ سے نافرمانی کر کے سمندر میں جا چھپا ہے۔ اگر اسے اطلاع کی جائے کہ آپ کا انتقال ہوگیا ہے وہ آجائے گا۔ اس کے اختیار میں اُڑنے والے گھوڑے پکڑنے کا فن ہے۔“

حضرت سلیمان علیہ السّلام نے اجازت دے دی۔

جِنّ نے خبر سنی، سمندر سے چھلانگ لگا کر باہر آگیا۔ خوش ہونے لگا۔ اسے باندھ کر حضرت کے سامنے پیش کردیا۔ جِنّ نے معافی مانگی۔ حضرت نے گھوڑے لانے کے لیے کہا۔ جِنّ ۴۰ گھوڑے باندھ کر لے آیا جو حسین خوب صورت بانکے تھے۔ ملکہ خوش ہوگئی۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے حکم دیا: ”ان کے پر کاٹ دیے جائیں۔“ دعا کی دوبارہ نہ آئیں۔ ایسا ہی ہوا۔ کہتے ہیں موجودہ سب تازی نسل کے گھوڑے وہی پروں والے دریائی گھوڑے ہیں۔ ملکہ بلقیس کو ملکہ سبا بھی کہا جاتا ہے۔ طویل عرصے اُنھوں نے حضرت سلیمان علیہ السّلام کے ساتھ خوش و خرم زندگی گزار دی۔

(ماخوذ از: عُمّان کے مہمان)

مشق

سوال نمبر۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(۱) حضرت سلیمانؑ دربار میں ہُدہُد کیوں غیر حاضر تھا ؟
(۲) ہُدہُد کو کیا تحفہ دیا گیا ؟
(۳) ہُدہُد نے ملکہ سبا کے محل کی کیا منظر کشی کی ؟
(۴) ملکہ سبا نے تحفتاً حضرت سلیمان علیہ السّلام کو کیا کیا اشیا بھجوائیں ؟
(۵) حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کے تحفے کیوں قبول نہیں کیے ؟
(۶) جِن نے ملکہ سبا سے متعلق کیا معلومات فراہم کی تھیں ؟

سوال نمبر۲: درج ذیل الفاظ و تراکیب کو اپنے جملوں استعمال کیجیے:

تابع	حسن و جمال	عقل و فراست	آگہی	مرصّع	معجزہ	باقیات

سوال نمبر۳: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) حضرت سلیمان علیہ السّلام کو غلط اطلاعات فراہم کیں:
(الف) ہُدہُد نے (ب) جِن نے (ج) عُقاب نے (د) توتے نے

(۲) ہُدہُد کو زمین سے تلاش کرنے کی صلاحیت حاصل تھی:
(الف) پانی (ب) سونا (ج) ہیرے (د) آب دار موتی

(۳) حضرت سلیمان علیہ السّلام نے پَر کاٹنے کا حکم دیا:
(الف) عُقاب کے (ب) توتے کے (ج) ہُدہُد کے (د) گھوڑوں کے

(۴) حضرت سلیمان علیہ السّلام نے فرش بنوایا:
(الف) شیشے کا (ب) قالین کا (ج) سونے کا (د) پانی کا

(۵) جِن سمندر سے نکال لایا:
(الف) گھوڑوں کو (ب) مُرغابیوں کو (ج) مچھلیوں کو (د) پرندوں کو

سرگرمیاں

- طلبہ کمرۂ جماعت میں حضرت سلیمان علیہ السّلام کو اللہ کے عطا کردہ معجزات پر ایک نوٹ تحریر کریں گے۔
- حضرت سلیمان علیہ السّلام کا واقعہ سورۂ نمل میں مذکور ہے۔ طلبہ سورۂ نمل سے یہ واقعہ تلاش کر کے کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔
- طلبہ یہ واقعہ خوش خط تحریر کریں گے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کو سفر نامے کی صنف کے بارے میں بتائیے۔
- طلبہ کو اس سفر نامے کی فنّی خوبیوں اور خامیوں کے متعلق بتائیے۔